رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | ہفتہ ۳ شوال ۱۴۰۲ھ، ۲۴ وفا ۱۳۶۱ھ ش، ۲۴ جولائی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۶۴

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۲۱ وفا/جولائی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت آج الرجی کا دورہ دوبارہ ہو جانے اور سر درد اور بلڈ پریشر بڑھ جانے کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب کرام خصوصی التزام اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و رحم کا معاملہ کرتے ہوئے اس بابرکت وجود کو شفاء کامل عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا درس حدیث

مخلوق سے پیار اللہ تعالیٰ کے پیار کا مستحق بنا دیتا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پوری نوع انسانی میں سب سے زیادہ مخلوق سے پیار کرنیوالے تھے اس لئے سب سے زیادہ خدائی محبت کے مستحق ٹھہرے

بنی نوع انسان کی ہمدردی اور دلداری کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی پُر معارف تشریح

ربوہ: ۲۰ وفا/جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کی ۲۸ تاریخ کو صبح نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں درس حدیث جاری رکھا۔ حضور نے ہمدردی بنی نوع انسان کے موضوع پر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں حضور نے ان احادیث کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ بنی نوع انسان کی ہمدردی کا مضمون حاصل خالق سے پیار اور محبت کے مضمون سے وابستہ ہے چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے پیار کیا۔ اسی لئے آپ مخلوق سے بھی کامل پیار کرنے والے ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ نے درس الحدیث کا آغاز کرتے ہوئے مندرجہ ذیل آیات قرآنی کی تلاوت کی:۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ۝

(الدھر: ۹ تا ۱۲)

بعد ازاں درود شریف پڑھا اور پھر فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ کے دل پر گھبراہٹ طاری ہو گئی اور آپ نے فرمایا کہ مجھے تو اپنی جان کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو تسلی دی اور فرمایا کہ اے میرے آقا! آپ کو کیا فکر ہے؟ کیا آپ جیسے وجود کو بھی خدا تعالیٰ ضائع کر سکتا ہے۔ خدا کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہوگا آپ کو اللہ تعالیٰ ہرگز رسوا نہیں کرے گا۔ آپ ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑنے والے مصیبت زدوں کی مدد کرنے والے، بے سہاروں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں اور وہ نیکیاں جو دنیا سے معدوم ہو چکی ہیں۔ ان اخلاق حسنہ کو زندہ کرنے والے ہیں۔ اور مصائب و مشکلات میں لوگوں کے مددگار اور بے حد مہمان نواز ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس حدیث میں قابل توجہ بات یہ ہے بعض مستشرقین اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی عظیم الشان وحی نازل ہوئی مگر آپ کو اپنی وحی پر یقین نہیں تھا! اس لئے شک کا اظہار کیا کہ یہ کوئی آسیب نہ ہو۔ گویا (نعوذ باللہ) آپ کو اپنے رب پر یقین نہیں تھا۔

حضور نے فرمایا یہ اعتراض حقیقت کے خلاف ہے۔ اور انبیاء کرام کی طبائع نہ جاننے کے نتیجے میں کیا گیا ہے۔ انبیاء میں دو باتیں ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ وہ انتہائی عاجز اور منکسر المزاج ہوتے ہیں اور ان کے وہم و گمان میں بھی یہ نہیں آسکتا کہ ساری دنیا کی اصلاح کا بوجھ ان پر ڈالا جائے گا۔ حضرت (اقدس..... ناقل) کی بھی یہی حالت تھی۔ آپ غیر معروف اور گمنام تھے اور اسی حالت میں رہنا چاہتے تھے۔ فرماتے تھے کہ ؎

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

اور یہ کہ ؎

میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

انبیاء کرام شہرت سے اتنا دور بھاگنے والے ہوتے ہیں کہ دنیا سوچ بھی نہیں سکتی کہ اس قسم کے لوگ بھی دنیا میں ہو سکتے ہیں۔ اس لئے وحی کے نزول پر ان کو پریشانی ہوتی ہے۔ ورنہ کسی قسم کا شک انبیاء کو نہ ہوتا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔

دوسری بات حضور نے یہ بیان فرمائی کہ ان میں انتہا درجے کا ذمہ داری کا احساس ہوتا ہے۔ اور جب ساری دنیا کی اصلاح کا بوجھ ان پر پڑتا ہے تو انتہائے احساس ذمہ داری سے انہیں پریشانی لاحق ہوتی ہے کہ وہ خدا کو کیا جواب دیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی بے قراری کی اس حالت کو اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ یہ صرف آنحضورؐ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جو یہ کیفیت سمجھ گئیں۔ یہ وہ مرکزی نقطہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گھبراہٹ کو واضح کرتا ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے بالکل صحیح فرمایا تھا۔ کیونکہ نبوت کا خدمت سے اور مخلوق خدا کی محبت سے گہرا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے بے حد پیار ہے۔ اس لئے اپنی مخلوق سے بے حد پیار کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ تباہ نہیں کرے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس صورت حال کو حضرت (اقدس..... ناقل) نے ایک عارفانہ نکتہ کے ذریعے واضح کیا ہے۔ حضرت (اقدس..... ناقل) نے فرمایا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت تھی جس نے رحمانیت کا دودھ اتارا۔ رحمۃ للعالمین کی رحمت نے جوش مارا تو جس طرح شدت گرمی سے بادل کھنچ کر آ جاتے ہیں اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے آسمانی پانی اتر آیا۔

حضور نے اس ضمن میں ایک اور نکتہ یہ بیان فرمایا کہ چونکہ اس سے پہلے ساری دنیا میں کوئی نبی اس شان اور عظمت کا نہیں آیا تھا اس لیے پہلے نبیوں کا کلام بھی کم تر درجے کا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واحد نبی تھے۔ جنہوں نے ساری دنیا سے یکساں محبت کی اور انہوں نے دل میں جتنا درد بنی نوع انسان کا پیدا کیا اور کسی نبی نے ایسا نہیں کیا اس لیے ساری دنیا کی اصلاح کا کام آپؐ کو سونپا گیا اور اس لیے بہترین کلام آپؐ پر نازل ہوا۔

اس کے بعد حضور نے مختلف احادیث نبوی پڑھیں۔ حضور نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن آپس میں ایک دوسرے سے اتنی محبت رکھتے ہیں جس طرح جسم کا ایک حصہ بیمار ہو تو باقی سارا جسم اس کے ساتھ جاگ کر اور بخار میں اور تکلیف مبتلا ہو کر اس کا ساتھ دیتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر شخص کے تصورات اس کی اپنی ذات کے حوالے سے پھوٹا کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان سے جو ہمدردی اور محبت تھی اس کا ایک ادنیٰ سا پرتو آپؐ کے غلام کے غلام حضرت خلیفۃ المسیح الاول پر پڑا۔ آپ کو رات کو عشاء کے وقت کسی مخلص دوست نے بڑی گھبراہٹ میں دعا کے لیے کہا کہ میری بیوی سخت تکلیف میں ہے دعا کریں کہ خیریت کے ساتھ بچے

باقی صفحہ ۸ پر

• برادرم محترم چوہدری عبداللطیف صاحب اوورسیر واقف زندگی کی اہلیہ محترمہ بائیں ٹانگ ٹوٹ جانیکی وجہ سے صاحب فراش ہیں اب گو روبصحت ہیں لیکن ابھی دو ماہ کے قریب لمبا عرصہ زیر علاج رہنا ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت اور بابرکت لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

(سلطان احمد پیر کوٹی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء [illegible] مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ شوال ۱۴۰۲ھ
۲۴ وفا ۱۳۶۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت کی حقیقت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر

اسلامی تعلیم کی رُو سے تمام مومنوں کے لئے امامِ وقت کے ہاتھ پر بیعت کرنا ازبس ضروری ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اوّل تو بیعت کے ذریعہ انسان اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرکے آئندہ پاک اور مطہر زندگی گزارنے کا عہد کرتا ہے دوسرے بیعت کے ذریعہ انسان اُن فیوض و برکات سے متمتع ہوتا ہے جو خاص امام کی ذات کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں۔ اِن فیوض و برکات سے متمتع ہونے کے نتیجہ میں انسان استقامت کے وصف سے متصف ہوتا عند اللہ مستقیم الحال قرار پاتا ہے۔ استقامت ایسا اعلیٰ درجہ کا وصف ہے کہ جس کے بغیر نہ انسان گناہوں سے بچ سکتا ہے اور نہ نیکیوں کی بجاآوری اور مسابقت علی الخیرات کا جوش اس میں پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ استقامت امامِ وقت کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق استوار کرنے اور اس کی اطاعت بجا لانے کے نتیجہ میں انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے۔

انسان اپنے طور پر لاکھ گناہوں سے بچنے کی اور نیکیاں بجا لانے کی کوشش کرے کبھی نہ کبھی نفسانی خواہشات آڑے آکر اس کے کئے کرائے پر پانی پھیر دیتی ہیں۔ امام وقت کی قوت قدسیہ سے فیضیاب ہونے کے نتیجہ میں انسان نفسانی خواہشات پر قابو پاکر مسلسل نیکیوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اس طرح اس کی ہستی پر انقلاب وارد ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اسی لئے محض بیعت کرنا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ ضروری ہوتا ہے کہ انسان بیعت کرنے کے بعد امامِ وقت کے ساتھ قلبی تعلق استوار کرکے اس کی تریاقی صحبت سے فیضیاب ہو اور اُس سے وہ علوم و معارف حاصل کرے جو ایمان اور یقین کو ترقی دینے کا موجب ہوتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے امامِ وقت کے ساتھ قلبی تعلق استوار کرنے، اُس کی تریاقی صحبت سے فیضیاب ہونے اور اس کے نتیجہ میں علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے اور اس طرح ایمان اور یقین کو ترقی دینے اور مسلسل دیتے چلے جانے پر بہت زور دیا ہے۔ مثال کے طور پر آپ بیعت کے بعد امامِ وقت کے ساتھ قلبی تعلق استوار کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بیعت رسمی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسی بیعت سے (فیوض و برکات میں) حصہ دار ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اُسی وقت حصہ دار ہوگا جب اپنے وجود کو ترک کرکے بالکل محبت اور اخلاص کے ساتھ اُس (یعنی امامِ وقت) کے ساتھ ہو جاوے۔ منافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچا تعلق نہ ہونے کی وجہ سے آخر بے ایمان رہے۔ ان میں سچی محبت اور اخلاص پیدا نہ ہوا۔ اس لئے ظاہری لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ان کے کام نہ آیا۔ تو ان تعلقات کو بڑھانا بڑا ضروری امر ہے۔ اگر ان تعلقات کو وہ (بیعت کنندہ) نہیں بڑھاتا اور کوشش نہیں کرتا تو اس کا شکوہ اور افسوس بے فائدہ ہے۔ محبت اور اخلاص کا تعلق بڑھانا چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو اُس انسان (امامِ وقت) کے ہمرنگ ہو طریقوں میں اور اعتقاد میں۔ نفس لمبی عمر کے وعدے دیتا ہے۔ یہ دھوکا ہے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ جلدی راستبازی اور عبادت کی طرف جھکنا چاہیئے اور صبح سے لے کر شام تک حساب کرنا چاہیئے۔" (ملفوظات جلد اوّل صـ۵)

امامِ وقت یا خلیفۂ وقت کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق استوار کرنے اور اسے بڑھانے کی اہمیت واضح کرنے کے بعد حضور اقدس نے یہ اَمر ذہن نشین کرایا کہ اس کے نتیجہ میں بیعت کنندہ کو سچی توبہ کی توفیق ملتی ہے اور اس کی کایا پلٹنے لگتی ہے۔ اسے نہایت لطیف مثال سے واضح کرتے ہوئے حضور اقدس نے فرمایا:۔

"یہ (توبہ) بیعت کی جزو کیوں ہے؟ بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے۔ جب وہ بیعت کرتا ہے اور ایسے کے ہاتھ پر جسے اللہ تعالیٰ نے خود تبدیلی بخشی ہو تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے اسی طرح اس پیوند سے بھی اُس میں وہ فیوض اور انوار آنے لگتے ہیں (جو اُس تبدیل یافتہ انسان میں ہوتے ہیں) بشرطیکہ اس کے ساتھ سچا تعلق ہو۔ خشک شاخ کی طرح نہ ہو۔ اس کی شاخ ہو کہ پیوند ہو جاوے۔ جس قدر یہ نسبت ہوگی اسی قدر فائدہ ہوگا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵)

پھر بیعت کا توبہ سے بڑھ کر بیعت کنندہ کو ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ محبت اور اخلاص کا تعلق بڑھانے کے نتیجہ میں اُسے وہ علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں جو ایمان اور یقین کو ترقی دینے کے لئے ازبس ضروری ہیں۔ چنانچہ حضور اقدس نے بیعت کے اس عظیم الشان فائدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے اور بیع اُس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں جس میں ایک چیز دوسری چیز کے عوض میں دی جاتی ہے۔ سو بیعت سے غرض ہے کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اس کے تمام لوازم کے ایک راہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے کہ تا اس کے عوض میں وہ معارف حقہ اور برکاتِ کاملہ حاصل کرے جو موجب معرفت اور نجات اور رضامندیٔ باری تعالیٰ ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں کیونکہ ایسی توبہ تو انسان بطور خود بھی کر سکتا ہے بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان مقصود ہیں جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں۔ بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے راہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لے جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو اور اسی طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو اور دنیوی نابینائی سے شفا پاکر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو۔" (ضرورۃ الامام صـ۲۷)

الغرض اسلام کی رُو سے امامِ وقت کی بیعت کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس سے بیعت کنندہ کو نہایت عظیم الشان فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ حقیقی توبہ کی توفیق اِس سے ملتی ہے۔ جس کی وجہ سے بیعت کنندہ میں پاک تبدیلی رونما ہوتی ہے اور پھر وہ ان معارف حقہ اور برکات کاملہ سے بہرہ ور ہوتا ہے جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں اور ایمان اور یقین ترقی پذیر ہو کر اسے حقیقی فلاح و نجاح سے ہمکنار کرنے کا موجب بنتے ہیں۔

ضروری گذارش

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ ــ و ناظمین اضلاع انصار اللہ کی خدمت میں بطور یاد دہانی درخواست کی جاتی ہے کہ گذشتہ سال سے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے والوں کی تعداد میں افسوسناک حد تک کمی رہی ہے۔ اور اس سال بھی ابھی تک بہت کم درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ اور ان میں بھی بعض کی طرف سے نتیجہ میٹرک کی اطلاع دفتر ہذا کو نہیں ملی۔

قبل ازیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی ۸۲ء مقرر کی گئی تھی لیکن اس میں ۳۰ جولائی ۸۲ء تک توسیع کر دی گئی ہے تاکہ آپ اس بارہ میں مزید تحریک اور کوشش فرما سکیں۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہو سکے گا۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہِ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے میٹرک پاس ذہین، ہونہار، دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ ۳۰ اگست ۸۲ء کو دفتر وکالت دیوان تحریکِ جدید ربوہ میں ہوگا۔ لیکن درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے ۳۰ جولائی ۸۲ء تک وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ داخلہ کے لئے امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے آمین۔ ہمارے لئے بھی دعائیں فرماتے رہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی اپنے فضل سے مقبول خدمتِ دین کی توفیق ہمیشہ عطا فرماتا رہے آمین۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مطالعہ کتب خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے ماہانہ مطالعہ کے لئے ماہ جولائی اور اگست میں حضرت اقدس کی کتاب "چشمۂ معرفت" مقرر ہے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ خدام سے اس کتاب کا مطالعہ کروائیں اور مہینہ کے آخر میں مجلس مذاکرہ کا اہتمام کریں۔

(نائب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر میرا کوئی بیٹا خلافت کا خیال بھی دل میں لائے گا تو اسی وقت احمدیت سے نکل جائے گا

میں جماعت سے کہتا ہوں کہ دعائیں کرے کہ ایسا نہ ہو کہ میرے کسی کمزور بچے کے دل میں خلافت کا خیال پیدا ہو جائے

جو شخص خلافت کا خیال دل میں لائے گا وہ چاہے کسی نبی کی اولاد ہو یا خلیفہ کی تباہ و برباد ہو جائے گا

یہ مت سمجھو کہ ایسا فتنہ جماعت کو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے لیکن پھر بھی تمہارا یہ فرض ہے کہ اس سلسلہ کو اس سے بچاؤ

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کا ایک خیال انگیز زبردست انذاری اعلان

(مرسلہ:- محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ ربوہ)

الفضل مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۸۲ء کے صفحہ اول پر "خلیفہ خدا بناتا ہے" کے زیر عنوان حضرت مصلح موعود کا ایک ارشاد مبارک شائع ہوا ہے یہ ارشاد دراصل حضور کی ایک تقریر کا خلاصہ ہے۔ ذیل میں اس حصہ کا مکمل متن درج کیا جاتا ہے جو شعبہ فود نویسی نے ریکارڈ کیا اور الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء صفحہ ۵ پر اشاعت پذیر ہوا۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا:-

"حضرت (اقدس ..... ناقل) نے اپنی اس کتاب چشمۂ معرفت میں پیدائش عالم اور حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق ایسے مسائل بیان فرمائے ہیں کہ ساری دنیا سر دھنتی ہے اور تسلیم کرتی ہے کہ یہ لاینحل عقدے تھے۔ جنہیں حضرت (اقدس ..... ناقل) نے حل کر دیا ہے یہ سب برکت جو ہمیں ملی ہے۔ محض حضرت (اقدس ..... ناقل) کے طفیل ملی ہے۔ اب آپ لوگوں کا کام ہے کہ اپنی ساری زندگی آپ کے لائے ہوئے پیغام کی خدمت میں لگا دیں اور کوشش کریں کہ آپ کے بعد آپ کی اولاد اور پھر اسکی اولاد اور پھر اس کی اولاد بلکہ آپ کی آئندہ ہزاروں سال تک کی نسلیں اس کی خدمت میں لگی رہیں۔ اور حضرت (اقدس ..... ناقل) کی خلافت کو قائم رکھیں۔ مجھ پر یہ بہتان لگایا گیا ہے کہ گویا میں اپنے بعد اپنے کسی بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتا ہوں۔ یہ بالکل غلط ہے۔

اگر میرا کوئی بیٹا ایسا خیال بھی دل میں لائے گا تو وہ اسی وقت احمدیت سے نکل جائے گا۔ بلکہ میں جماعت سے کہتا ہوں کہ وہ دعائیں کرے کہ خدا تعالیٰ میری اولاد کو اس قسم کے وسوسوں سے پاک رکھے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ اس پروپیگنڈا کی وجہ سے میرے کسی کمزور بچے کے دل میں خلافت کا خیال پیدا ہو جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول تو حضرت (اقدس ..... ناقل) کے غلام تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خود حضرت (اقدس ..... ناقل) جو آقا تھے۔

اگر ان کی اولاد میں بھی کسی وقت یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ خلافت کو حاصل کریں تو وہ بھی تباہ ہو جائے گی کیونکہ یہ چیز خدا تعالیٰ نے اپنے قبضے میں رکھی ہوئی ہے۔ اور جو خدا تعالیٰ کے مال کو اپنے قبضہ میں لینا چاہتا ہے وہ چاہے کسی نبی کی اولاد ہو یا کسی خلیفہ کی۔ وہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔

کیونکہ خدا تعالیٰ کے گھر میں چوری نہیں ہو سکتی۔ چوری ادنیٰ لوگوں کے گھروں میں ہوتی ہے۔ اور قرآن کریم کہتا ہے۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ۔

کہ مومنوں سے خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں اسی طرح خلیفہ بنائے گا۔ جیسے اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ گویا خلافت خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے اور اس نے خود دینی ہے جو اسے لینا چاہتا ہے۔ چاہے وہ حضرت (اقدس ..... ناقل) کا بیٹا ہو یا حضرت خلیفۃ المسیح اول کا وہ یقیناً سزا پائے گا۔

پس یہ مت سمجھو کہ یہ فتنہ جماعت کو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے لیکن پھر بھی تمہارا یہ فرض ہے کہ تم اس کا مقابلہ کرو اور سلسلہ احمدیہ کو اس سے بچاؤ۔

دیکھو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا تھا۔ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ وہ آپ کو لوگوں کے حملوں سے بچائے گا اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ سے زیادہ سچا اور کس کا وعدہ ہو سکتا ہے مگر کیا صحابہؓ نے کبھی آپ کی حفاظت کا خیال چھوڑا بلکہ صحابہؓ نے ہر موقع پر آپ کی حفاظت کی۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر سے باہر ہتھیاروں کی آواز سنی تو آپؐ باہر نکلے اور دریافت کیا کہ یہ کیسی آواز ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم انصار ہیں۔ چونکہ اردگرد دشمن جمع ہے اس لیے ہم ہتھیار لگا کر آپ کا پہرہ دینے آئے ہیں۔ اسی طرح جنگ احزاب میں جب دشمن حملہ کرتا تھا تو وہ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف جاتا تھا۔ آپ کے ساتھ اس وقت صرف سات سو صحابہؓ تھے۔ کیونکہ پانچ سو صحابہؓ کو آپؐ نے عورتوں کی حفاظت کے لیے مقرر کر دیا تھا اور دشمن کی تعداد اس وقت سولہ ہزار سے زیادہ تھی۔ لیکن اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح ہوئی اور دشمن ناکام و نامراد رہا۔ میور جیسا دشمن اسلام لکھتا ہے کہ اس جنگ میں مسلمانوں کی فتح اور کفار کے شکست کھانے کی یہ وجہ تھی کہ کفار نے مسلمانوں کی اس محبت کا جو انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے تھی غلط اندازہ لگایا تھا۔ وہ خندق سے گزر کر سیدھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے کا رُخ کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے مسلمان مرد عورتیں اور بچے سب مل کر ان پر حملہ کرتے اور ایسا دیوانہ وار مقابلہ کرتے کہ کفار کو بھاگنے پر مجبور کر دیتے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر کفار یہ غلطی نہ کرتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے کی بجائے کسی اور جہت میں حملہ کرتے تو وہ کامیاب ہوتے۔ لیکن وہ سیدھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے کا رُخ کرتے تھے اور مسلمانوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت محبت تھی وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ دشمن آپ کی ذات پر حملہ آور ہو۔ اس لیے وہ بے جگری سے حملہ کرتے اور کفار کا مونہہ توڑ دیتے۔ ان کے اندر شیر کی سی طاقت پیدا ہو جاتی تھی اور وہ اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ یہ وہ

سچی محبت تھی جو صحابہؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔

آپ لوگ بھی ان جیسی محبت اپنے اندر پیدا کریں جب آپ نے انصار کا نام قبول کیا ہے تو ان جیسی محبت بھی پیدا کریں آپ کے نام کی نسبت خدا تعالیٰ سے ہے اور خدا تعالیٰ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اس لیے تمہیں بھی چاہیئے کہ خلافت کے ساتھ ساتھ انصار کے نام کو ہمیشہ کیلئے قائم رکھو اور ہمیشہ دین کی خدمت میں لگے رہو کیونکہ اگر خلافت قائم رہے گی تو اس کو انصار کی بھی ضرورت ہو گی۔ خدام کی بھی ضرورت ہو گی اور اطفال کی بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت ہو گی - ورنہ اکیلا آدمی کوئی کام نہیں کر سکتا - اکیلا نبی بھی کوئی کام نہیں کر سکتا - دیکھو حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حواری دیئے ہوئے تھے - اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے صحابہؓ کی جماعت دی - اسی طرح اگر خلافت قائم رہے گی تو ضروری ہے کہ اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ بھی قائم رہیں اور جب یہ ساری تنظیمیں قائم رہیں گی تو خلافت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم رہے گی کیونکہ جب دنیا دیکھے گی کہ جماعت کے لاکھوں لاکھ آدمی خلافت کیلئے جان دینے پر تیار ہیں تو جیسا کہ میور کے قول کے مطابق جنگ احزاب کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ پر حملہ کرنے کی وجہ سے حملہ آور بھاگ جانے پر مجبور ہو جاتے تھے - اسطرح دشمن ادھر رخ کرنے کی جرأت نہیں کرے گا - وہ سمجھے گا کہ اس کیلیے لاکھوں اطفال خدام اور انصار جانیں دینے کیلئے تیار ہیں اس لیے اگر اُس نے حملہ کیا تو وہ تباہ و برباد ہو جائیگا - غرض دشمن کسی رنگ میں بھی آئے جماعت اس سے دھوکہ نہیں کھائے گی - کسی شاعر نے کہا ہے -

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

کہ تو کسی رنگ کا کپڑا پہن کر آجائے - تو کوئی بھیس بدل لے - میں تیرے دھوکہ میں نہیں آسکتا" (الفضل ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء صفحہ ۵)

قدرتِ ثانیہ کے بارہ میں

آج سے پچاس برس قبل کا ایک کشف

جو کہ حیرت انگیز رنگ میں پورا ہوا!

مکرم شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل (ریٹائرڈ)

نوٹ :- یہ کشف اس سے قبل مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مولوی نثارت احمد بشیر صاحب نے بھی اشاعت کے لئے ارسال کیا تھا مگر بعض وجوہات کی بناء پر اُس وقت چھپ نہ سکا - اب ہدیہ قارئین ہے -

حال ہی میں ایک کتاب نظر سے گذری جو آج سے پچاس برس قبل شائع ہوئی تھی اس میں قدرتِ ثانیہ (خلافت احمدیہ) کے بارہ میں ایک بہت واضح کشف بیان کیا گیا ہے جو کہ حیرت انگیز رنگ میں پورا ہو کر ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنا ہے -

اس کتاب کا نام "کوکب دُرّی" ہے یہ کل ۱۴۲ صفحات پر مشتمل ہے اور آج سے ۵۰ برس قبل ۱۹۳۰ء (۱۳۴۹ھ) میں باجازت "نظارت تالیف و اشاعت قادیان" لکشمی آرٹ سٹیم پریس راولپنڈی میں طبع ہوئی اس کے مصنف کا نام "آغا محمد عبدالعزیز صاحب فاروقی احمدی ساکن موضع بھڈانہ تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی ہے"

اس کے آغاز میں اس کے مؤلف نے "شناسائی" کے زیر عنوان کتاب کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے -

"کوکب دُرّی ایک ایسی کتاب ہے جو ایک طرح پر قرآن کریم کی تفسیر اور تمام آسمانی کتابوں کا عطر، خلاصہ اور لب لباب ہے .....

کوکب دری میں پیارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایسی پیاری تعلیم اور حالات ضبط تحریر میں لائے گئے ہیں کہ ایک روحانی آدمی کو اس سے نہایت اعلیٰ درجہ کا لطف و ذوق حاصل ہوتا ہے اور اس کی قوتِ ایمانی تازہ - پرزور اور خدا اور رسول عربیؐ پر کامل ایمان اور اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی تسکین حاصل ہوتی ہے ..... کتاب کے ابتدائی صفحات سے لیکر جہاں ایک کشف کو استعارات کا جامہ پہنا کر پیش کیا گیا ہے آخری صفحات تک پڑھنے سے حیرتِ استعجاب بدل کر سکینت و طمانیت بن جاتے ہیں"

(کوکب دُرّی صفحہ ۲)

اس کتاب میں مذکور جس کشف کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ فاضل مصنف کے الفاظ میں یہ ہے -

"ایک خواب ہے جسے کشف بھی کہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ..... رات کا وقت تھا تمام عابد و زاہد دین دار اور بے دین بستروں میں آرام کر رہے تھے کہ ایک حسین ماہ جبین چپکے چپکے مشرق کی طرف سے اس بستی میں آئی جسے دنیا کہتے ہیں (اس نے) ابر باراں کے برقع کو معاً اتار کر رکھ دیا اور ایک مسحورانہ چشم سے ایسی نظر کی کہ دنیا و مافیہا حیرت میں آگئے میں عشاء کی نماز پڑھا کر مسجد احمدیہ سے نکلا ہی تھا کہ مجھے آواز آئی کہ "میدان خالی کر دو - شہنشاہِ زمانہ آرہا ہے" ..... آفتاب تیسری منزل اور برج ثور کے آخری دائرہ پر آپہنچا انسانی مکھیوں نے اپنی بھنبھناہٹ شروع کر دی جس سے اس کی صدائے عجیب نہ سنی گئی تاہم نہایت مشکل سے ایک کمسن طفل مکتب نے اس کے الفاظ بغور سنے - آفتاب برج جوزا پر پہنچتے ہی ایک مینارہ کی طرف لپکا جس کا طول ایک ہزار فٹ تھا لیکن اب آفتاب ایک پرندہ کی شکل میں متمثل ہو گیا اس کے چار پَر تھے پہلے پَر کے اگلے حصے پر نور لکھا ہوا تھا اور دوسرے پَر کے ۱/۳ حصے پر محمود - تیسرے کے عین وسط میں ناصر الدین اور چوتھے پر اہل بیت - ان چاروں پروں کے زیر ایک زرد چادر اور ایک سرخ چادر تھی - سرخ چادر زمین پر گر پڑی اور زرد چادر آفتاب میں سما گئی"

(کوکب دُرّی صفحہ ۲ تا ۵)

اس کشف میں نور - محمود - ناصر الدین اور اہل بیت کے الفاظ قابل غور ہیں - اسمیں قدرتِ ثانیہ کے پہلے چار مظہروں کا بہت واضح الفاظ میں ذکر ہے - پہلے مظہر حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۰۸ء تا ۱۹۱۴ء) اور دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ تھے جن کے عہد میں (۱۹۱۴ء تا ۱۹۶۵ء) یہ کتاب شائع ہوئی - مگر تیسرے مظہر "ناصر الدین" یعنی حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی اشاعت کے ۳۵ برس بعد ۱۹۶۵ء میں عہدہ خلافت پر متمکن ہوئے اور چوتھے مظہر کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ اہل بیت میں سے ہوں گے یہ الفاظ اس کتاب کی اشاعت کے پچاس برس بعد ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو پورے ہوئے جبکہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر بنے جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ آپ ننھیال کی طرف سے "اہل بیت" سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ محترم مولانا دوست محمد صاحب نے اپنے ایک حالیہ مضمون میں تحریر فرمایا ہے کہ

"حضرت مرزا طاہر احمد صاحب) کے نانا حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کلر سیداں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے ایک مشہور خاندان سادات کے چشم و چراغ تھے جن کا شجرہ نسب متعدد واسطوں کے ساتھ خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ رابع حضرت علی المرتضیٰ اسد اللہ الغالب تک پہنچتا ہے - (الفضل ۲۳ جون ۸۲ء)

عجیب بات یہ ہے کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفہ تھے اور یہ کشف دیکھنے والے بزرگ جس علاقہ (ضلع راولپنڈی) سے تعلق رکھتے ہیں اس علاقہ سے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے نانا حضرت

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضائے قرطبہ گونجے گی پھر اذانوں سے

مکرم عبدالستار خان صاحب مبلغ سلسلہ قرطبہ

سرزمین اندلس مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کا تابندہ نشان اور اسلام کا کھویا ہوا ورثہ ہے۔ جہاں گلستانِ اسلام پر آٹھ سو سال بہار رہی۔ لیکن پھر مسلمانوں کی اپنی ہی غفلتوں۔ آپس کے نفاق ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے۔ اور اللہ تعالیٰ کے دین سے لاپرواہی کرنے کے نتیجہ میں یہاں خزاں کا دور آگیا۔ اور توحید کا گہوارہ تثلیث کا مرکز بن گیا۔ یہاں کی مساجد جہاں دن میں پانچ بار نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کی صدا بلند ہوا کرتی تھی۔ گرجا گھروں میں تبدیل کر دی گئیں یا پھر مسمار کر دی گئیں۔ وہ مکانات۔ وہ گلیاں۔ وہ قصبے اور وہ شہر جہاں توحید حقیقی کے پرستار آباد تھے جو توحید باری تعالیٰ کے عاشق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتے تھے۔ وہاں تثلیث کے پجاری آباد ہو گئے۔ عیسائی حکمران فرڈی نند کے حکم سے کوئی مسلمان سپین میں نہ رہا۔ اور بقول آرنلڈ پانچ لاکھ مسلمان سپین سے نکال دیئے گئے۔

یہ دردناک واقعات جب ایک سچا اور حقیقی مسلمان پڑھتا ہے تو اس کا جگر پارہ پارہ ہوتا ہے دل خون کے آنسو بہاتا اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور اس کے قلب و روح سے یہ دعا نکلتی ہے کہ الٰہی ایک بار پھر اسلام کا جھنڈا پوری شان و شوکت سے یہاں لہرانے لگ جائے اور اہلِ اندلس اسلامی تعلیمات سے آگاہ ہو کر ہمارے روحانی بھائی بن جائیں۔

الٰہی نوشتوں کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ اس زمانہ میں مقدر ہے۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ حق کی پیاسی روحیں اسلام کا زندگی بخش جام پی کر از سر نو زندہ ہو رہی ہیں۔

اسلام کے اشد ترین مخالف اللہ تعالیٰ کے فضل اور جماعتِ احمدیہ کے مبلغین کی مساعی کے نتیجہ میں حلقہ بگوش اسلام ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو اپنے لیے باعثِ فخر اور ذریعہ نجات سمجھنے لگ رہے ہیں۔ دنیا کے کونہ کونہ میں خدائے بزرگ و برتر کی توحید کا نعرہ بلند کرنے کے لیے جماعت احمدیہ مساجد تعمیر کر رہی ہے اسکی تازہ مثال جماعت احمدیہ کی طرف سے سرزمین اندلس میں ساڑھے سات سو سال کے طویل وقفہ کے بعد سب سے پہلی تعمیر کی جانے والی مسجد "بشارت" جس کا سنگِ بنیاد حضرت امام جماعت احمدیہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (اللہ ان سے راضی ہو) نے ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء بروز جمعرات پُر سوز اور رقت آمیز دعائیں کرتے ہوئے رکھا۔ اور مسجد کے بنیادی پتھر کو حضرت اقدس ..... کی مقدس انگوٹھی جس پر "الیس اللہ بکافٍ عبدہ" کندہ ہے سے برکت دی۔ تاریخ کا رُخ موڑنے والے اس عظیم واقع پر اسلامی ملکوں میں از حد خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اور علی الخصوص انڈونیشیا کے مسلم پریس نے ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو جس روز کہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے سرزمین اندلس میں مسجد کی بنیاد رکھی پوری اُمت مسلمہ کے لیے خوشی کا دن قرار دیا۔ یہاں کے ذرائع ابلاغ نے مسجد کے سنگِ بنیاد رکھے جانے کی تصاویر اور خبریں تفصیل سے نشر کیں۔ اور اپنے ہم مذہب عیسائیوں کو غیرت دلائی کہ اسلام ایک بار پھر قرطبہ کو روحانی طور پر فتح کرنا چاہتا ہے۔ اور یہاں مسجد کی تعمیر عیسائیت کے لیے زبردست چیلنج ہے۔ چنانچہ قرطبہ کے کثیر الاشاعت روزنامہ "CORDOBA" نے ۱۰ر اکتوبر ۸۰ء کے اداریہ زیر عنوان "پیدرو آباد میں ایک مسجد" میں لکھا ہے۔

ترجمہ:۔ "کل پیدرو آباد میں مسلم جماعت احمدیہ کیطرف سے ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلام ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے.....

.... اور اب پوری (روحانی) قوت سے قرطبہ میں داخل ہو رہا ہے .....

پیدرو آباد میں سپین کے احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے مسجد کا سنگِ بنیاد ایک اہم خبر بلکہ امر واقع ہے اور مزید برآں کیتھولک عقائد رکھنے والوں کے لیے زبردست چیلنج ہے کیونکہ ہم جسے مذہب کو پہچانتے ہوئے بھی اس کو زندہ رکھنے کے لیے اتنا بھی نہیں کرتے جتنا کہ اسلام کو پھیلانے کے لیے مسلمان (احمدی) کر رہے ہیں۔" "قرطبہ" ۱۰ر اکتوبر ۸۰ء

قرطبہ" اکیس ملین پسیتہ (اکیس لاکھ روپیہ پاکستانی) کی لاگت سے اب بفضلِ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ اس کا کل رقبہ چھ ہزار مربع میٹر ہے جس کے چاروں طرف لوہے کی جالی کے ساتھ باڑ لگا دی گئی ہے مسجد کا ہال۔ لائبریری۔ گیسٹ ہاؤس اور رہائشی حصہ قریباً پانچ سو مربع میٹر پر مشتمل ہے۔ مسجد نہایت موزوں اور اونچی جگہ پر واقع ہے جس کے چاروں طرف حدِ نظر تک خوبصورت قدرتی مناظر اور اوگرے دیہات کی پہاڑی ٹیلوں پر آبادیاں خوشنما منظر پیش کرتی ہیں۔ مسجد کے سامنے عیسائیوں کا گرجا گھر ہے جو ویران اور بند پڑا ہے اور اس بات کی منہ بولتی شہادت ہے کہ عیسائیت روبہ تنزل ہے اور جلد اس کی صف صفحۂ ہستی سے لپیٹ دی جانے والی ہے .....

۲۷ر مئی "یوم خلافتِ احمدیہ" ہونے کے لحاظ سے تاریخ احمدیت میں غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور بھی وہ بابرکت تاریخ ہے کہ جس روز حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث کے حکم سے مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر مبلغ انچارج سپین مشن اور خاکسار کو پیدرو آباد مشن ہاؤس میں رہائش اختیار کرنے اور مسجد کو آباد کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

بیسیوں لوگ روزانہ مسجد دیکھنے آتے اور اسلام سے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ٹی وی کے نمائندہ نے مسجد کی فلم تیار کر کے ٹیلی ویژن پر دکھائی۔ اس طرح لاکھوں افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ آج کل یہاں کے اخبارات اور رسالوں میں مسجد کا خوب چرچا ہے۔ حال ہی میں قرطبہ کے روزنامہ "قرطبہ کی آواز" "LA VOZ DE CORDOBA" نے مسجد کی تصویر شائع کر کے جو خبر شائع کی اس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

"مسلم جماعت احمدیہ کی مسجد قومی شاہراہ نمبر ۴ پر مکمل ہو چکی ہے۔ مسجد کی تعمیر بڑی تیزی سے آرکیٹکٹ D.JOSE LUIS LOPEZ Y LOPE DE REGO کے تیار کردہ نقشہ کے مطابق ہوئی۔ سوائے میناروں کے جو کہ حضرت امام جماعت احمدیہ (رحمہ اللہ) کی خواہش کے مطابق منارۃ المسیح کی طرز پر بنائے گئے ہیں۔ ابتداء میں جماعت احمدیہ کا ارادہ بالکل سادہ مسجد تعمیر کرنے کا تھا مگر بعد میں زیادہ رقم وصول ہونے پر موجودہ شکل میں خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کے قابل ہو گئی۔ اس کی تعمیر پر اکیس ملین پسیتہ (قریباً اکیس لاکھ روپیہ پاکستانی) خرچ ہوا جو کہ جماعت احمدیہ کے افراد کی قربانی کا نتیجہ ہے ہمیں مشنری انچارج نے بتایا کہ افراد جماعت احمدیہ اپنے اموال کا تیسرا حصہ بطور چندہ دیتے ہیں (سولہواں حصہ ناقل) اس میں بین الاقوامی عدالتِ انصاف کے ایک سابق صدر اور فزکس میں نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان کا چندہ بھی شامل ہے۔ مسجد کا محل وقوع نیشنل شاہراہ نمبر ۴ پر نہایت موزوں اور اونچی جگہ ہے جو دور سے دکھائی دیتی ہے اور مسلمان سیاحوں کا یہاں سے گزرنا لازمی ہو جائے گا۔

جماعتِ احمدیہ:۔ جماعت احمدیہ کی بنیاد حضرت احمد آف قادیان نے ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ (بھارت) میں رکھی۔ افراد جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی آپ کے وجود میں پوری ہو چکی ہے۔ حضرت بانی جماعتِ احمدیہ کی وفات کے بعد حضرت مولانا نورالدین خلیفہ منتخب ہوئے۔ بیعت کرنے سے قبل ان کا شمار ہندوستان کے جید اور ممتاز علماء میں ہوتا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ مقررہ ہوئے جنہوں نے مسجد سپین کا سنگِ بنیاد رکھا۔ یہ درست نہیں بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو مسجد سپین کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ناقل)

۱۹۴۷ء میں بھارت اور پاکستان کی تقسیم کے وقت جماعت احمدیہ ہجرت کر کے پاکستان آگئی۔ اور ربوہ میں اپنا مرکز بنایا۔ لندن۔ کوپن ہیگن۔ فرنکفورٹ ہمبرگ۔ ہالینڈ اور زیورچ میں ان کی مساجد ہیں تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کی تعداد دس ملین ہے۔ ۱۹۴۶ء میں میڈرڈ اور ۱۹۷۹ء میں قرطبہ میں احمدیہ مسلم مشن قائم کیا گیا۔

مسجد کا افتتاح:۔ ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء کو مسجد کا افتتاح ہوگا۔ گاؤں کی آبادی کے برابر اس تقریب میں دو ہزار افراد کی شمولیت کی توقع کی جاتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ انچارج نے یہ خواہش ظاہر کی کہ گاؤں کے لوگ آنے والے مہمانوں کے لیے عارضی طور پر کرائے کے کمرے مہیا کریں"

اخبار "قرطبہ کی آواز" ۲۹ر مئی ۱۹۸۲ء (LA VOZ DE CORDOBA)

آخر میں معزز قارئین کرام سے درخواست ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کی توحید کا پرچم بلند ہو۔ اہلِ اندلس نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائیں (آمین)

بقیہ کشف

ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کا تعلق تھا۔ الغرض یہ کشف جو آج سے پچاس برس قبل شائع ہوا تھا۔ اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ خلافت احمدیہ برحق ہے اور قدرت ثانیہ کے یہ چاروں مظہر اللہ تعالیٰ کے اذن اور ارادہ سے اس عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے ہیں۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

صحابہ کرامؓ کا بلند مقام

حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں

"ہمارے ہادیٔ اکمل کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کے لئے کیا کیا جان نثاریاں کیں۔ جلا وطن ہوئے۔ ظلم اٹھائے۔ طرح طرح کے مصائب برداشت کئے۔ جانیں دیں۔ لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی جس نے انہیں ایسا جاں نثار بنا دیا۔ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع ان کے دل میں پڑ چکی تھی۔ اس لئے خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے۔ آپؐ کی تعلیم، تزکیۂ نفس، اپنے پیروؤں کو دنیا سے متنفر کرا دینا، شجاعت کے ساتھ صداقت کے لئے خوف بہا دینا، اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی یہ مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۲-۴۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنجوال کینٹ (ضلع اٹک) میں کُلُوا جَمِیْعًا کا پہلا پروگرام

مرکزی ہدایت کے مطابق جماعت احمدیہ سنجوال کینٹ کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ کم از کم ایک ماہ میں ایک دفعہ کُلُوا جَمِیْعًا کا پروگرام بنایا جایا کرے۔ اس خواہش کو پورا کروانے میں مکرم بشیر احمد صاحب گوندل صدر جماعت۔ مکرم حمید احمد صاحب قائد مجلس نے مکمل طور پر تعاون کیا اور نہایت کوشش کے ساتھ سارے انتظامات کئے۔ مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع اٹک، مکرم احتجاج علی زبیری صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد اٹک شہر اور مکرم عبدالرشید صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اٹک نے بھی بڑی دلچسپی سے پروگرام میں حصہ لیا جو کہ خاص طور پر مدعو تھے۔ پروگرام کے اختتام پر مکرم مربی صاحب اور زبیری صاحب نے اس پروگرام کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آج کیطرح آئندہ بھی ہر ماہ اسی طرح منانے کے لئے احباب سے تعاون کی اپیل کی انصار، خدام اور اطفال نے شمولیت کی۔ حاضری بفضل اللہ تعالیٰ ۱۰۰ رہی اور بڑے ہی خوشگوار ماحول میں ۹ بجے کو پروگرام منایا گیا۔ دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔ (عبدالشکور ناصر سیکرٹری اصلاح وارشاد سنجوال کینٹ ضلع اٹک)

زعماء انصار اللہ متوجہ ہوں

ماہوار رپورٹ کارگذاری کا دس تاریخ تک مرکز میں پہنچنا ضروری ہے مگر اس وقت تک بہت سی ایسی مجالس ہیں جن کی طرف سے ماہ جون کی رپورٹ کارگذاری موصول نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے مرکز کو ان کی مساعی کا علم نہیں ہوسکتا۔ زعماء انصار اللہ سے گذارش ہے کہ فوری طور پر ماہ جون کی رپورٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سالانہ رپورٹ لجنات

• ہر لجنہ اپنی سالانہ رپورٹ یکم اکتوبر تک بھجوادے۔ رپورٹ مختصر اور لائحہ عمل کے مطابق ہونی چاہئے ہر لجنہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں صدر لجنہ مقامی کے دستخطوں سے بھجوائے۔ نیز ۳۰ ستمبر کو لجنہ کا مالی سال ختم ہوتا ہے۔ اس تاریخ تک تمام چندے مع چندہ ناصرات بھجوادیں اس کے بعد کی آمد اس سال میں شمار نہ ہوگی۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

تمام لجنات اپنے لازمی چندے (یعنی چندہ ممبری لجنہ، اجتماع لجنہ و ناصرات، ممبری ناصرات، اور خدمت خلق) آخر ستمبر تک بھجوادیں۔ اس کے بعد موصول ہونیوالا چندہ اس سال کے چندہ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ تمام لجنات ضروری طور پر نوٹ فرمالیں۔ شکریہ۔
(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جماعتہائے حلقہ میانوالی سندھواں کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ میانوالی سندھواں کا حلقہ وار دو روزہ جلسہ سالانہ ۳۰۔ ۳۱ جولائی بروز جمعہ، ہفتہ ہونا قرار پایا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ بجوق در جوق اور ذوق و شوق سے تشریف لائیں اور جلسہ کو کامیاب بنائیں۔ پروگرام نماز جمعہ کے بعد شروع ہوگا۔
(مظفر احمد خان درانی ناظم جلسہ میانوالی سندھواں)

بازیافتہ چھتری

گزشتہ جمعہ کے روز (یعنی ۱۶ جولائی ۸۲ء کو) ایک چھتری مسجد اقصیٰ کے مستورات والے حصہ سے ملی ہے۔ جس کی ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر آکر لے جائیں۔
(ایم۔ اے پال ٹیلرز ڈریسرز اقصیٰ روڈ بشارت مارکیٹ ربوہ)

اپنا سائیکل حاصل کرلیں

ایک عدد سائیکل سہراب ۱۰ کورات کے ۱۱ بجے حلقہ مسجد مبارک سے ملا ہے جس دوست کا ہو نشانی یا نمبر بتا کر لے جائیں۔ (ناصر احمد سعید۔ محافظ خاص)

رمضان المبارک علی پور ضلع مظفر گڑھ میں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور جماعتوں کی طرح ان بابرکت ایام میں علی پور کی جماعت نے بھی ان روحانی برکات و فیوض حاصل کرنے کی کوشش کی۔ جن کا تعلق رمضان سے وابستہ ہے کچھ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

روزانہ صبح قرآن مجید کا درس دینے کا موقع ملا۔ روزانہ نماز مغرب سے پہلے اجتماعی دعا اور پھر اجتماعی افطاری کرنے کا موقع ملا۔ جس میں کافی تعداد احباب کی ہوتی تھی۔ روزانہ بعد نماز مغرب ایک حدیث کا درس دینے کا موقع ملا۔ روزانہ بعد نماز عشا حضرت اقدس کی کتب کا درس دینے کا موقع ملا۔ بعد میں نماز تراویح بھی پڑھانے کی خاکسار کو توفیق ملی۔ رمضان المبارک میں ایک مرتبہ خدام الاحمدیہ کا اجلاس کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ ایک دفعہ مردوں میں الگ اور عورتوں میں الگ باجماعت نماز تسبیح پڑھانے کا موقع ملا۔ علی پور کی لجنات کا تین جگہ اجلاس کرنے کے علاوہ انہیں آخری عشرہ کے دوران قرآن مجید کا درس بھی دینے کا موقع ملا۔ ہر نماز جمعہ کے بعد بھی قرآن مجید کا درس دینے کا موقع ملا۔ ایک مرتبہ باجماعت نماز تہجد (جس میں خاصی معقول تعداد تھی) بھی ادا کرنے کا موقع ملا (مستورات بھی شامل تھیں)

جمعۃ الوداع کے روز بعد نماز عصر سے لیکر افطاری تک اجتماعی دعائیں کرنے کا بھی موقع ملا۔ جس میں علاوہ عربی دعاؤں کے اسلام اور احمدیت کی ترقی۔ خلیفہ۔ حضرت اقدس کی صحت۔ مبلغین کی کامیابی۔ مسلمانوں کی فتح۔ اولاد کی تربیت۔ اپنی پریشانیوں سے نجات۔ اور اولاد کی تربیت کے لئے دعائیں کروانے کا موقع ملا۔

انفرادی طور پر دوستوں نے قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کی اور صدقہ و خیرات میں بھی حسب توفیق حصہ لیا۔ اور دعاؤں کی بھی توفیق پائی۔

احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حقیر عبادات کو قبول فرمائے۔ آئندہ بھی نیکیوں کی توفیق دے اور اسلام کو جلد ساری دنیا پر غالب فرمادے۔ (آمین)
(نثار احمد خان مربی سلسلہ مسجد احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

ولادت

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گجرات شہر کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

نومولود محترم چوہدری برکت علی مرحوم سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ گ ب ضلع فیصل آباد کا پوتا اور محترم چوہدری عبدالمنان صاحب انور مرحوم آف کنری ضلع تھرپارکر سندھ کا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ ازراہ شفقت نومولود کا نام "کاشف ندیم" ارشاد فرما گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۱۵، ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو منعقد ہوگا۔ جس میں ہر شہر، قصبہ یا گاؤں سے جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے لجنہ اور ناصرات کی نمائندگی لازمی ہوگی۔ جس لجنہ کی صدر خود اجتماع میں شامل نہ ہوسکیں وہ اپنا نمائندہ بنا کر بھجوائیں۔ بصورت دیگر انہیں صدارت سے برطرف کردیا جائیگا۔ ربوہ پہنچ کر نام درج کروانا بہت ضروری ہے۔ جو نمائندہ یا زائرہ اپنا نام درج نہیں کروائیگی اسے اجتماع میں شریک نہیں سمجھا جائے گا۔ ہر ضلع کی لجنہ کی صدر کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے کہ وہ اپنی ضلع کی لجنات سے رابطہ قائم کرکے انہیں اجتماع میں شمولیت کی تحریک کریں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے اس کو خود خرید کر پڑھیں۔ منیجر

ماہنامہ خالد ربوہ نوجوانوں کی دینی اور علمی ترقی کا ضامن ہے
سالانہ چندہ ۱۵/- پندرہ روپے (منیجر خالد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دُعا

- میرے والد صاحب محترم جناب چوہدری محمد ارشاد اللہ صاحب چٹھہ دردِ گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشارت اللہ انور، موہلن کے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

- محترم انور ندیم علوی صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع نواب شاہ کو گزشتہ دنوں موٹر سائیکل کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں، ایک ٹانگ کا فریکچر ہوگیا ہے۔ موصوف مبلغ پچاس روپے مساجد فنڈ ادا فرماتے ہوئے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین
(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

- مکرم رانا محمد زکریا صاحب کیپٹن مرچنٹ نیوی آف دارالبرکات ربوہ رخصت گزارنے کے بعد دوبارہ جہاز پر جاتے ہوئے مبلغ دو صد روپیہ مساجد فنڈ ادا کرتے ہوئے قارئین الفضل سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے اہل و عیال کو حفظ و امان میں رکھے اور مقبول خدمتِ دین کیساتھ حسناتِ دارین سے نوازے۔ آمین
(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

- میری والدہ محترمہ جو لجنہ اماء اللہ فیکٹری ایریا شاہدرہ (لاہور) کی صدر ہیں کچھ عرصہ سے کمر درد کی وجہ سے بیمار رہتی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں کامل و عاجل شفا بخشے۔ آمین۔ (نثار احمد خان مربی سلسلہ مقیم علی پور ضلع ملتان)

ہفتۂ وصولی

برائے مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالِ رواں کے پہلے نو ماہ مکمل ہونے کو ہیں۔ چندہ مجلس کے علاوہ باقی تمام مدات میں وصولی تدریجی وصولی سے کم ہے۔

لہٰذا جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ

۲۲ر تا ۲۹ر جولائی ۱۹۸۲ء

ہفتہ وصولی منایا جائے اس عرصہ میں ہر خادم اور طفل سے رابطہ قائم کر کے زیادہ سے زیادہ وصولی کی کوشش فرمائیں۔

چندہ سالانہ اجتماع اور تعمیر ہال صفِ دوم کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ تمام وصول شدہ رقوم کا ۱۵ر اگست تک مرکز میں پہنچ جانا ضروری ہے۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مقابلہ مضمون نویسی طلبہ جامعہ احمدیہ

۱- اگلے سال اپریل ۱۹۸۳ء میں جامعہ احمدیہ کے طلبہ کا مقالہ نویسی کا مقابلہ ہوگا۔
عنوان ہے "اسلام میں وحی کا مقام"

اس مقابلہ میں اول آنے والے طالب علم کو مبلغ سات سو روپے انعام اور دوم آنیوالے طالب علم کو مبلغ چار سو روپے انعام دیا جائے گا۔

شرائط:-
۱- اگر کوئی مقالہ بھی معیاری نہ ہوا تو اس کا انعام نہیں دیا جائے گا۔
۲- مقالہ کم از کم ۱۵ ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔
۳- مقالہ نویس اپنے اپنے نام ستمبر ۱۹۸۲ء کے آخر تک مکرم محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کو تحریری درخواست کی صورت میں دے دیں۔
۴- مقالہ اردو زبان میں ہوگا۔
۵- مقالہ خوشخط ہو۔ مجلد ہو اور سائز ۲۰×۳۰/۸ ہو اور ایک طرف لکھا ہوا ہو۔ اسی طرح اپریل ۱۹۸۳ء میں ہی فی البدیہہ پہلا مضمون نویسی کا مقابلہ بھی ہوگا۔

اول انعام ..... مبلغ تین صد روپے ۳۰۰/- روپے
دوم انعام ..... مبلغ دو صد روپے ۲۰۰/-

یہ مقابلہ اردو، انگریزی، عربی تینوں زبانوں میں ہوگا۔

نوٹ:- صرف جامعہ احمدیہ کے طلبہ اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔

(ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ ربوہ)

عشرۂ اصلاح و ارشاد

۱۴ تا ۲۴ر اگست ۱۹۸۲ء

مجالس خدام الاحمدیہ ۱۴ تا ۲۴ر اگست عشرہ اصلاح و ارشاد منائیں۔ جس میں

- "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" کتابچہ کا مطالعہ کیا جائے۔
- لائحہ عمل میں اصلاح و ارشاد کی سکیم کے مطابق مثالی کام کیا جائے۔

جملہ قائدین، زعماء، ناظمین اور منتظمین اصلاح و ارشاد سے درخواست ہے کہ اس عشرہ کو کامیاب بنائیں۔ دعائیں بھی کریں اور عشرہ خصوصی کی رپورٹ علیحدہ طور پر مرکز میں بھجوائیں۔
(مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری ہدایات برائے لجنات

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ کے لیے تجاویز یکم ستمبر ۱۹۸۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تجاویز انفرادی اور ذاتی نہ ہوں بلکہ اجلاس بلا کر بہنوں کے مشورہ سے تجاویز بھجوائی جائیں۔ ۳۰ ستمبر کو لجنہ کا مالی سال ختم ہو جاتا ہے۔ اس تاریخ تک تمام چندے مع چندہ ناصرات بھجوا دیں۔ اس کے بعد کی آمد اس سال میں شمار نہ ہوگی۔ نیز ہر لجنہ اپنی سالانہ رپورٹ یکم اکتوبر تک بھجوا دے۔ رپورٹ مختصر اور لائحہ عمل میں درج شدہ ہدایات کے مطابق ہونی چاہیئے۔ ہر لجنہ رپورٹ کی دو دو کاپیاں صدر لجنہ مقامی کے دستخطوں سے بھجوائے۔ نمائندگان اجتماع پر پہنچ کر نمائندگی کا ٹکٹ بھی حاصل کریں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

از سرشت میونسپل کمیٹی جھنگ مگھیانہ

ٹنڈر نوٹس

کمیٹی ہذا کو اپنے منظور شدہ ٹھیکیداران سے مندرجہ ذیل کاموں کے لیے سلہ نمبر ٹنڈر مطلوب ہیں ٹنڈر زیر دستخطی کو مورخہ ۲۷/۷/۸۲ بوقت ۱۱:۰۰ بجے دن تک پہنچ جانے چاہئیں جو اسی روز حاضر آمدہ ٹھیکیداران کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم دفتر ہذا سے مورخہ ۲۶/۷/۸۲ تک مبلغ ۲۵/- روپے فی ٹنڈر فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ تاریخ مذکور کے بعد کوئی ٹنڈر جاری نہیں کیا جائے گا۔ ٹنڈر فارم وہی ٹھیکیدار حاصل کر سکے گا جو اُن کی ڈیپازٹ کالیں پیش کریں گے۔ اور جن ٹھیکیداروں نے اپنا نام بطور ٹھیکیدار برائے سال ۸۲-۱۹۸۳ درج کرا لیا ہو زیر دستخطی کو اختیار ہوگا کہ وہ تمام یا کوئی ٹنڈر بغیر وجہ بتلائے مسترد کر دیں کام فوری طور پر شروع کرنا ہوگا۔ میعاد میں کوئی توسیع نہیں دی جائے گی

نمبر شمار	نام کام	تخمینہ	زرضمانت	میعاد
۱-	اونچا کرنے سڑکات جنرل بس سٹینڈ جھنگ	۲۶۳۰۰۰/-	۵۲۶۰/-	۲ ماہ
۲-	تعمیر نالہ غربی طرف اور پارک والی گلی سے جامد چوک محلہ باغ والا جھنگ صدر	۳۳۰۰۰/-	۶۶۰/-	۱ //
۳-	تعمیر نالہ از سیشن چوک تا ایوب چوک جھنگ صدر	۱۶۹۰۰۰/-	۳۳۸۰/-	۲ //
۴-	تعمیر نالہ از چونگی نمبر ۲ فیصل آباد روڈ تا ایوب چوک جھنگ صدر	۲۲۱۰۰۰/-	۴۴۲۰/-	۲ //
۵-	تعمیر نالہ از چوک بستی عطا والی تا چوک چوتا بھٹیاں غربی طرف جھنگ	۵۸۰۰۰/-	۱۱۶۰/-	۱ //
۶-	تعمیر نالہ غربی طرف سرگودھا روڈ جھنگ صدر	۳۳۰۰۰/-	۶۶۰/-	۱ //
۷-	توسیع گندہ نالہ ڈسپوزل ورکس جھنگ شہر	۱۲۵۰۰۰/-	۲۵۰۰/-	۱½ //
۸-	دوبارہ تعمیر سڑک از زمین گلی [illegible] گاہ برائے سابقہ چونگی نمبر ۲ تا بھکر روڈ	۲۸۰۰۰۰/-	۵۶۰۰/-	۲ //
۹-	اونچا کرنے گندہ تالاب سڑک از کوٹ مسجد طاح والی تا سرگودھا روڈ جھنگ صدر	۳۵۰۰۰/-	۷۰۰/-	۱ //
۱۰-	سولنگ اطراف سڑک روڈ از تانگہ اڈا تا چونگی نمبر ۲ جھنگ صدر	۱۱۶۰۰۰/-	۲۳۲۰/-	۲ //
۱۱-	بقایا فرش بندی قبرستان تا سرگودھا روڈ جھنگ شہر	۱۰۰۰۰/-	۲۰۰/-	۲۰ یوم
۱۲-	فرش بندی از عیدگاہ تا حفاظتی بند جھنگ شہر	۱۱۳۰۰/-	۲۳۰/-	//
۱۳-	ری ماڈلنگ گلی مختار وکیل تا اللہ بخش باچھی محلہ شریفاں والا جھنگ شہر	۳۰۰۰۰/-	۶۰۰/-	ایک ماہ
۱۴-	بقایا فرش بندی ابدوچ چونگی نمبر ۹ محلہ جوگیاں والا جھنگ صدر	۱۰۶۰۰۰/-	۲۱۲۰/-	۶ ماہ

المشتہر
الحاج شیخ محمد اقبال چیئرمین بلدیہ جھنگ۔ مگھیانہ

I.P.L 5075

بقیہ درس الحدیث

کی پیدائش ہو جائے۔ حضور اسی وقت دعا میں مشغول ہو گئے۔ اور ساری رات دعا کرتے رہے۔ صبح فجر کے وقت قدموں کی چاپ پہچان کر فرمایا کہ بیوی کا کیا حال ہے۔ رات کیسی گزری۔ ان صاحب نے کہا کہ حضور اللہ نے فضل فرمایا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ولادت ہو گئی اور رات آرام سے گزری۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل فرمانے لگے تو مجھے بھی بتا دیا ہوتا میں تو ساری رات تمہارے لیے بے قراری سے دعائیں کرتا رہا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نبی نوع انسان کی محبت کی اس درجہ گدازش کی اس ادنیٰ سی جھلک سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے درد کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

حضور نے مزید احادیث پڑھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہی نہ چاہے جو وہ اپنے لیے چاہتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کے قول اور فعل سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نبی کریم بنی نوع انسان سے کامل محبت میں اس درجہ بڑھ گئے تھے کہ مخلوق کی قوس پوری طرح خالق کی طرف جھک گئی اور دونوں کے وتر مل گئے اور یوں قَابَ قَوْسَیْنِ کا مضمون سامنے آیا۔

حضور نے آخر میں ایک عارف باللہ حضرت ابو بن ادھم کا ذکر فرمایا جنہوں نے ایک رات خواب میں ایک فرشتہ کو دیکھا جو ایک رجسٹر پکڑے ہوئے تھا۔ جس میں ان لوگوں کے نام تھے۔ جو اپنے رب سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت ابو بن ادھم نے جب اپنا نام نہ پایا تو کہا کہ میرا نام ان لوگوں میں لکھ دو جو خدا کی مخلوق سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ اس فرشتے نے دوسری فہرست دیکھی تو اس میں حضرت ابو بن ادھم کا نام سر فہرست تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت ہو اور اس کی مخلوق سے محبت نہ ہو۔ اور مخلوق سے محبت ہو تو خدا سے نہ ہو۔ دونوں محبتیں ایک دوسرے کو بڑھاتی ہیں اور لازم ملزوم کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور اس طرح سے مخلوق کی قوس کو خالق کی قوس سے ملا دیتی ہیں۔

حضور کا درس ساڑھے چار بجے سے پانچ بجکر پچپن منٹ تک جاری رہا۔ اہل ربوہ حسب معمول بہت کثیر تعداد میں شامل ہوئے تعداد کا اندازہ دس ہزار مردوں اور خواتین کے لگ بھگ تھا۔

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ راجہ خان محمد صاحب مرحوم آف فتح پور ضلع گجرات حال دارالرحمت غربی ربوہ کچھ عرصہ بیمار رہ کر ۱۷ر جولائی کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر ۹۳ سال وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ۱۸ر جولائی کو نماز فجر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں درس الحدیث میں شامل ہونے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ جس کے بعد قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم قریشی عبدالجلیل صاحب صادق صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ جو سب کے سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحب اولاد ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ کو اپنے قرب میں اور اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(راجہ احمد خان و راجہ محمد راشد ۳۷/۶ دارالرحمت غربی ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا نام و پتہ اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینیجر

قطعہ زمین برائے فروخت

دارالیمن ربوہ میں لاہور سرگودھا روڈ پر خاکسار کی دو کنال اراضی قابل فروخت ہے قطعہ کے فرنٹ پر سڑک کے درمیان کھلا گراسی پلاٹ ہے بہت باموقعہ زمین ہے۔ خواہش مند دوست خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

حکیم خورشید احمد۔ صدر عمومی۔ ربوہ

سچی بوٹی (ٹنکچر)

ہومیو پیتھک طریق پر تیار کردہ سچی بوٹی ٹنکچر پھوڑا۔ پھنسی سے لیکر کینسر (CANCER) تک کے لئے مفید ہے۔ پینے میں آسان۔ فوری اثر کے لئے قیمت فی اونس ۲ر ڈاک خرچ ۵ر

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔

ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا یہ غیر معمولی اجلاس محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ناگہانی وفات پر اپنے دلی صدمہ و رنج و غم کا اظہار کرتا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون

چوہدری صاحب مرحوم و مغفور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بڑے لمبے عرصہ تک خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائی اور ان کی خوش بختی ہے کہ بحیثیت ناظر صاحب دیوان ان کی وفات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے چوہدری صاحب مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین ثم آمین۔

یہ اجلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے حضور بھی دلی تعزیت کرتا ہے۔ اور حضور کی خدمت عالی میں مرحوم کے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لیے دعا کی درخواست کرتا ہے

(ہم ہیں افراد جماعت احمدیہ کوئٹہ)

ماہنامہ خالد۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جولائی ۱۹۸۲ء

بعض مجبوریوں کے باعث ماہ جولائی کا ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ، جولائی ۱۹۸۲ء کے آخری ہفتہ میں پوسٹ کیا جائے گا۔

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

مینیجر ماہنامہ خالد و ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

ولادت

میرے خالہ زاد بھائی عزیز مکرم نیر احمد صاحب سنوری ڈپٹی چیف انجنیئر لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۵ر جولائی بروز جمعرات دو لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "مبشر احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نور احمد صاحب سنوری آف راولپنڈی کا پہلا پوتا اور مکرم چوہدری شبیر حسین صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور صالح بنائے۔ صحت اور درازی عمر سے نوازے اور جملہ متعلقین کے لئے اس کا وجود قرۃ العین ہو۔ آمین۔

(عنایت اللہ۔ محلہ دارالصدر شمالی۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میری بیٹی عزیزہ ناہید اختر صاحبہ کا نکاح بہمراہ عزیزم میجر ڈاکٹر رفیق احمد بٹ صاحب ابن مکرم محمد الدین صاحب مرحوم بمورخہ ۶/۱۱/۱۹۸۲ مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاہور نے پڑھا اور دعا کرائی۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے کامیاب اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری محمد اختر B/۶۴ اے بلاک غازی روڈ۔ الفیصل ٹاؤن لاہور صدر ۱۳)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

۰۰ کہ کوئی طفل ایسا نہ ہو جو قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو۔

۰۰ اور اپنی عمر کے لحاظ سے کسی سکول میں داخل ہو کر مادی تعلیم حاصل نہ کر رہا ہو۔

تمام ناظمین جائزہ فرمائیں کہ کوئی طفل ایسا نہ ہو جو مذکورہ بالا ارشاد پر عمل نہ کر رہا ہو جزاکم اللہ احسن الجزاء

۰۰ سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah